بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   حَامِدًا وَّ مُصَلِّیًا وَّ مُسَلِّمًا!

نفس امارہ اللہ تعالیٰ اور انسان دونوں کا دشمن ہے

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں نفسِ امارہ کے بارے میں فرمایا ہے کہ نفسِ امارہ برائیوں کا انجن ہے۔ سیدنا یوسف علیہ السلام نے فرمایا:

وَمَآ أُبَرِّئُ نَفۡسِيٓۚ إِنَّ ٱلنَّفۡسَ لَأَمَّارَةُۢ بِٱلسُّوٓءِ (سورۃ یوسف: آیت 53)

ترجمہ: میں دعویٰ نہیں کرتا کہ میرا نفس بالکل پاک صاف ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ نفس تو برائی کی تلقین کرتا ہی رہتا ہے۔

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے مکتوبات شریف، دفتر سوم، حصہ ہشتم، مکتوب نمبر 60 میں نفس امارہ کی دشمنی کو خوب واضح کیا ہے، فرمایا ''انسان کی حقیقت اور اسکی ذات عدم ہے جو نفس ناطقہ کی حقیقت ہے ابتداء میں اس نفس کو نفس امارہ سے تعبیر کیا جاتا ہے اور ہر انسان لفظ اَنا (میں) بول کر اسی نفس امارہ کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ پس انسان کی ذات نفسِ امارہ ہوئی اور انسان کے باقی تمام لطائف نفس امارہ کے قویٰ و جوارح کی مانند ہوئے۔ چونکہ عدم اپنی ذات کے لحاظ سے شر محض ہے اور اچھائی کی بُو تک اس میں نہیں ہے، اس لیے نفس امارہ بھی شر محض ہے اور اس میں بھی اچھائی کی کوئی بو نہیں۔ اس نفس امارہ کی شرارت اور جہالت ہی تو ہے کہ وہ کمالاتِ منعکسہ (پیدا شدہ) جو اس کے اندر بطریقِ ظلیت (مثل سایہ) ظاہر ہوتے ہیں اور وہ ان کو اپنی طرف سے سمجھتا ہے اور ان کمالات کو جو اپنی اصل کے ساتھ قائم اور ثابت ہیں، ان کی نسبت اپنے نفس کی طرف کر کے اُن کمالات کی وجہ سے اپنے آپ کو کامل اور اچھائی والا جانتا ہے اور اسی وجہ سے اپنی سرداری کا دعویٰ کرتا ہے اور اپنے آپ کو خداوند جل سلطانہٗ کے ساتھ ان کمالات میں شریک بناتا ہے اور برائی سے بچنے کی طاقت اور اچھا کام کرنے کی قوت کو اپنی ذات سے تصور کرتا ہے اور خود کو متصرف خیال کرتا ہے اور چاہتا ہے کہ سب اس کے تابع رہیں اور وہ کسی کا تابع نہ ہو، اور وہ اپنے آپ کو ہی سب سے زیادہ دوست اور عزیز رکھتا ہے اور دوسروں کو بھی اپنی ذاتی غرض سے دوست رکھتا ہے نہ کہ ان کی بھلائی کے لئے۔ انہی تخیلاتِ فاسدہ کی وجہ سے وہ اپنے مولیٰ جل سلطانہ سے ذاتی عداوت پیدا کر لیتا ہے اور حق تعالیٰ کے نازل شدہ احکام کا معتقد نہیں ہوتا بلکہ اپنی خواہشات کی پیروی کرنا چاہتا اور اپنی خواہشات ہی کی پرستش کرتا ہے۔

حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: **عَادِ نَفۡسَكَ فَإِنَّهَا انۡتَصَبَتۡ بِمُعَادَاتِي٥**

یعنی: (اے انسان) تو اپنے نفس کو دشمن جان کیونکہ وہ یقیناً میری مخالفت و دشمنی پر کمر باندھے ہوئے کھڑا ہے۔

حضرتِ حق سبحانہٗ وتعالیٰ نے اپنی کمال مہربانی اور رحمت سے انبیاء علیہم الصلوات والتسلیمات کو مبعوث فرمایا جو عالم کے لئے رحمت ہیں تا کہ مخلوق کو حق جل سلطانہٗ کی طرف دعوت دیں۔ اور اس دشمن (نفس امارہ) کا کارخانہ تباہ کریں اور اس کی اس کے خالق و مولیٰ کی طرف رہنمائی کریں اور اس جہالت وخباثت سے اس کو باہر نکالیں اور اسکے نقص و شرارت پر اس کو مطلع فرمائیں۔ پھر جو کوئی سعادتِ ازلی رکھتا تھا اس نے بزرگوں یعنی انبیاء علیہم السلام کی دعوت کو قبول کر لیا اور اپنی جہالت اور خباثت سے باز آ گیا اور نازل شدہ احکام کا تابع و مطیع بن گیا''۔ نوٹ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا مکتوبات شریف یہاں ختم ہوتا ہے۔

بندہ ناچیز محب اللہ عفی عنہ کی خیر خواہانہ اور مفید تجویز

نفس امارہ کی دشمنی سے بچنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ مرشد کامل سے بیعت کرنے اور اسکے بتائے ہوئے طریقے پر مختصر ذکر کرنے سے نفس امارہ ختم ہو جاتا ہے جو گناہ کا انجن ہے، جس سے گناہ کرنا آسان ہوتا تھا اور نیکی کرنا مشکل ہوتی تھی پھر نفس، مطمئنہ بن جاتا ہے جو نیکیوں کا انجن ہے پھر گناہ کرنا خود بخود مشکل ہوتا ہے اور نیکی کرنا خود بخود آسان ہو جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا ہے **وَٱبۡتَغُوٓاْ إِلَيۡهِ ٱلۡوَسِيلَةَ وَجَٰهِدُواْ فِي سَبِيلِهِۦ لَعَلَّكُمۡ تُفۡلِحُونَ**۔ (سورۃ مائدہ: آیت 35) ترجمہ: اور ڈھونڈو اس تک وسیلہ اور جہاد (مجاہدہ) کرو اُسکی راہ میں تا کہ تمہارا بھلا ہو۔ **یعنی:** اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کا وسیلہ و واسطہ (مرشد کامل) کو تلاش کرو (بیعت کرو) اور مرشد کامل کی بتائی ہوئی ترتیب پر ذکر و مجاہدہ کرتے رہو تا کہ تمہیں کامیابی مل جائے۔ اس سے پتہ چلا کہ بیعت سے نفسِ امارہ کا علاج ہوتا ہے اور نفس امارہ کی سرکشی ختم ہو جاتی ہے پھر انسان کیلئے گناہ کرنا مشکل ہوتا ہے اور نیکی کرنا آسان ہوتی ہے۔ آیت کے عموم اور دلالۃ النص سے حضرت حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت امامِ ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے مرشد کامل مراد لیا ہے۔

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے گیارہ قسمیں اٹھا کر سورۃ الشمس میں **وَٱلشَّمۡسِ وَضُحَىٰهَا** سے لیکر **قَدۡ أَفۡلَحَ مَن زَكَّىٰهَا٥ وَقَدۡ خَابَ مَن دَسَّىٰهَا** تک دو باتوں پر قسم لی ہے۔

1: جس نے نفس کا تزکیہ کیا وہ کامیاب ہے۔ 2: جس نے نفس کو گندا کیا وہ ناکام ہے۔

سکرات کے وقت اللہ تعالیٰ اس انسان کو مخاطب فرماتا ہے۔

يَٰٓأَيَّتُهَا ٱلنَّفۡسُ ٱلۡمُطۡمَئِنَّةُ٥ ٱرۡجِعِيٓ إِلَىٰ رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرۡضِيَّةً٥ فَٱدۡخُلِي فِي عِبَٰدِي٥ وَٱدۡخُلِي جَنَّتِي٥ (سورہ فجر کی آخری آیتیں)

یعنی: پانچ خوشخبریاں اس کو سنائی جاتی ہیں: اے نفس مطمئنہ، انسان

(1) اللہ تعالیٰ کی طرف علیین آسمان میں واپس جا۔
(2) آپ اللہ تعالیٰ سے راضی۔
(3) اللہ تعالیٰ آپ سے راضی۔
(4) اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں میں داخل ہو جا۔
(5) اللہ تعالیٰ کی جنت میں داخل ہو جا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو بیعت کی برکت سے یہ پانچ خوشخبریاں سکرات کے وقت سنا دیں، آمین۔

شیخ المشائخ امام وقت حضرت مولانا خواجہ خان محمد قدس سرہ کے خلیفۂ مجاز
بندہ ناچیز مُحب اللہ عفی عنہٗ
خادم { خانقاہ سراجیہ سعدیہ نقشبندیہ اور مدرسہ عربیہ سراجیہ سعدیہ }
نزد کمشنری لورالائی بلوچستان پاکستان
رابطہ نمبر: 0302-3807299 0333-3807299
ویب سائٹ: WWW.MUHIBULLAH.COM